

باب 5.3 بیمہ اور تکافل کمپنیاں

کورونا وائرس کی وجہ سے بیمہ صنعت کے حیاتی اور غیر حیاتی دونوں شعبوں کے پریمیم کی ادائیگی رُک گئی۔ تاہم، دست برداری دعووں میں اضافے کی وجہ سے جہاں حیاتی بیمہ شعبے کے لیے خالص دعووں میں اضافہ ہوا ہے، وہیں لاک ڈاؤن، جس میں نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی گئیں، کے نفاذ کے نتیجے میں غیر حیاتی شعبے کے لیے خالص دعووں میں کمی واقع ہوئی ہے، جس کی بنیادی وجہ گاڑیوں کے دعووں میں کمی تھی۔ پست شرح سود کے ماحول سے حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ کاروں کو یکساں طور پر اپنے جزدانوں کو میعادی امانتوں سے دور رکھنے کی ترغیب ملی۔ ملکی ویکسی نیشن مہموں کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال اور وائرس کی نئی لہروں کے ظہور کے پیش نظر، بیمہ شعبے میں نمو کا انحصار وبائی مرض سے موثر طور پر نمٹنے پر رہے گا۔

صنعت کا مجموعی منظرنامہ

حیاتی شعبے میں، 11.56 فیصد مارکیٹ شیئر رکھنے والا بیمہ کار اسی بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی کا ذیلی ادارہ ہے، جو غیر حیاتی بیمہ کاروں میں اہم شیئر ہولڈنگ کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ، ایک خاندانی تکافل کمپنی۔ جس کا مشترکہ حیاتی اور خاندانی تکافل شعبے میں محدود مارکیٹ شیئر ہے۔ نمایاں غیر ملکی شیئر ہولڈنگ کی حامل ہے۔

لہذا، صنعت کے لیے سرحد پار اثرات سے متاثر ہونے کا خطرہ کم سے کم رہتا ہے۔

حیاتی بیمہ کا شعبہ مرکوز رہتا ہے، کیونکہ سرکاری شعبے کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی کی اثاثہ جاتی اساس اور پریمیم آمدنی دونوں کے لحاظ سے غالب ہے۔۔۔

حیاتی شعبہ آٹھ روایتی حیاتی بیمہ کاروں پر مشتمل ہے جس میں دوسری حیاتی بیمہ کار بھی شامل ہیں، جن میں سے ایک¹⁷³ کو ضابطہ کار نے حال ہی میں لائسنس دیا ہے۔

شعبے کے کل اثاثوں اور مجموعی پریمیم کے بالترتیب 74.85 فیصد اور 55.03 فیصد حصے پر مشتمل بڑے سرکاری حیاتی بیمہ کار کے ساتھ شعبہ بہت زیادہ مرکوز ہے۔

اگر تین اہم ترین حیاتی بیمہ کاروں پر غور کیا جائے تو ارتکاز بڑھ جاتا ہے؛ کیونکہ وہ اس شعبے کے کل اثاثوں اور مجموعی پریمیم کے بالترتیب 95.65 فیصد اور 88.64 فیصد پر مشتمل ہیں۔

حیاتی شعبے نے اپنے اثاثوں اور سرمایہ کاری کے جزدانوں کو خطرے کی بدلتی ہوئی حرکیات اور مالی منڈیوں کے حالات سے ہم آہنگ کیا۔۔۔

دورانِ سال حیاتی شعبے نے خطرے سے کافی احتراز کیا جیسا کہ سرکاری تمسکات میں سرمایہ

ترقیاتی حتیٰ کہ کووڈ 19، جس نے معیشتوں میں معاشی اور مالی حالات کو بری طرح متاثر کیا، کی صحت کے حوالے سے نمایاں دشواریوں کے باوجود، 2020ء کے دوران پاکستان کی بیمہ صنعت کے اثاثوں کی اساس 13.03 فیصد اضافے سے (2019ء میں 14.99 فیصد اضافہ) 1,871 ارب روپے تک پہنچ گئی۔¹⁷² نمو غیر حیاتی اور حیاتی دونوں شعبوں میں نمایاں تھی۔ غیر حیاتی شعبے کے اثاثوں کی اساس 23 ارب روپے سے بڑھ کر 232 ارب روپے ہو گئی جبکہ حیاتی شعبے کی فرد میزان کی بنیاد، جو مجموعی منڈی میں غالب ہے، 187 ارب روپے اضافے سے 2020ء میں 1563 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ دونوں شعبے اثاثہ جاتی اساس اور پریمیم آمدنی کے لحاظ سے کافی مرکوز ہیں، حالانکہ اس شعبے میں کافی تعداد میں ادارے موجود ہیں۔

صنعت میں بیرونی ملکیت نمایاں نہیں ہے۔۔۔

ملکی متعلقہ فریق بنیادی طور پر پاکستان کے بیمہ شعبے میں کام کرنے والی کمپنیوں کے مالک ہیں، جبکہ سرکاری شعبہ بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ معروف بیمہ کمپنیاں اس کے زیر ملکیت اور زیر نگرانی ہیں۔

صرف ایک غیر حیاتی بیمہ کار۔ جس کا مارکیٹ شیئر (اثاثہ جاتی اساس کے لحاظ سے) غیر حیاتی اور عمومی تکافل شعبے دونوں کے لیے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ ایک غیر ملکی سرمایہ کاری فرم کا مکمل ملکیتی ماتحت ادارہ ہے۔ جبکہ ایک بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی کے پاس ایک غیر حیاتی بیمہ کمپنی، جس کا مارکیٹ شیئر 7.98 فیصد ہے، میں اہم شیئر ہولڈنگ ہے، نیز دودگر چھوٹے حجم کی غیر حیاتی بیمہ کمپنیاں (یعنی ایک غیر حیاتی بیمہ کار اور ایک جزل تکافل کمپنی) بھی نمایاں غیر ملکی شیئر ہولڈنگز کی حامل ہیں۔

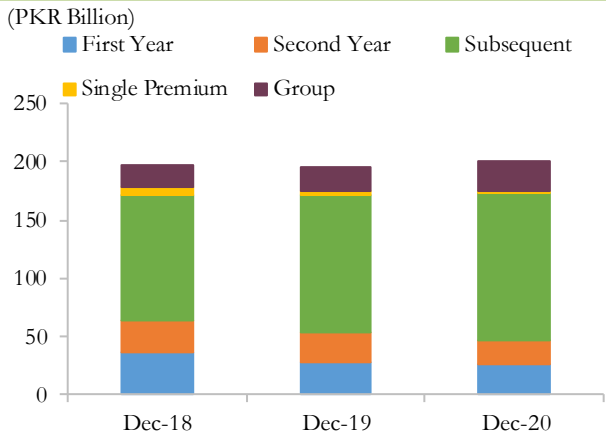
جہاں ضروری ہو، ڈیٹا کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بیمہ کاروں کے لیے مالی سال کا اختتام اسی سال کا دسمبر ہے۔ بہاؤ کے اجزاء کے لیے نمونے تمام تناسب سال بساں بنیاد پر ہیں۔

¹⁷³ انشورنس آرڈیننس، 2000ء کے تحت پوسٹ لائف کو عمومی حیاتی کاروبار کا لائسنس دیا گیا تھا۔ اس کے گوشوارے ابھی تک دستیاب نہیں ہیں۔

¹⁷² باب میں کیا گیا میں تجزیہ (ارتکاز اور بیرونی ملکیت کے حصوں کے علاوہ) 5 حیاتی بیمہ کاروں اور 24 غیر حیاتی بیمہ کاروں کے ڈیٹا پر مبنی ہے جو بالترتیب تقریباً 97 فیصد اور 81 فیصد حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ شعبے کے اثاثوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ تجزیے میں دو فیملی تکافل کمپنیوں، دو جزل تکافل کمپنیوں، اور واحد نویبہ کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اس طرح پوری بیمہ صنعت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تجزیہ 31 دسمبر 2020ء کو اختتام پذیر ہونے والی مدت تک کے ڈیٹا کا احاطہ کرتا ہے۔

2020ء میں انفرادی پریم کم و بیش 175 ارب روپے پر مستحکم رہے۔ انفرادی پریم کا تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اگلے سال کے پریم کو چھوڑ کر، جس میں 8 ارب روپے کا اضافہ ہوا، انفرادی پریم کے باقی حصوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی (چارٹ 5.3.2)۔

چارٹ 5.3.2: حیاتی شعبے کے لیے مجموعی پریم



Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

مجموعی طور پر، اس شعبے میں نئی انفرادی حیاتی بیمہ پالیسیوں کی فروخت میں کمی دیکھی گئی۔۔۔

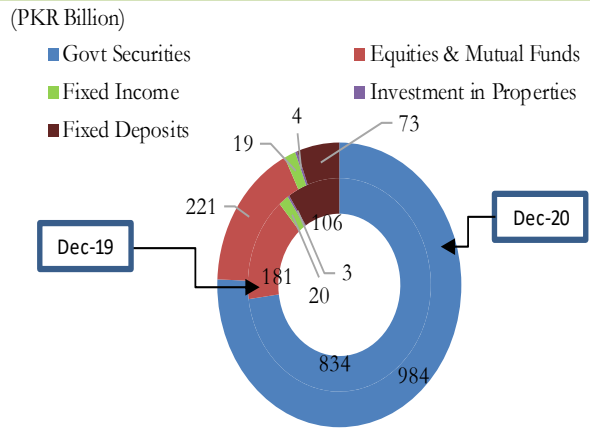
زیر جائزہ سال کے دوران انفرادی حیاتی بیمہ پالیسیوں کے تحت پہلے سال، دوسرے سال اور مفرد پریم میں بالترتیب 3 ارب روپے (9.62 فیصد)، 5 ارب روپے (18.38 فیصد) اور 0.2 ارب روپے (9.40 فیصد) کی کمی واقع ہوئی۔ سرکاری حیاتی بیمہ کارنے تجدیدی اخراجات کے تناسب کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنے کاروبار کے تقسیم کاری ذرائع کی تنظیم نو کی اور ان کو مربوط بنایا، جو دوسرے سال کے پریم میں کمی کا باعث بنا۔ تنظیم نو گذشتہ سال کے دوران ہوئی تھی؛ چنانچہ، 2020ء کے دوران دوسرے سال کے پریم میں (5 ارب روپے کی) کمی 2019ء میں پہلے سال کے پریم میں نمایاں کمی (8 ارب روپے) سے ہم آہنگ تھی۔ مجموعی طور پر، اس شعبے میں لاک ڈاؤن کے نفاذ کی وجہ سے نئی انفرادی حیاتی بیمہ پالیسیوں (پہلے سال اور مفرد پریم) کی فروخت میں کمی دیکھی گئی کیونکہ تقسیم کاری ذرائع کلائنٹس تک پہنچنے سے قاصر تھے، مثلاً محدود بینکاری سرگرمیوں کی وجہ سے بینک شورش متاثر ہوا۔

دعووں کے تناسب میں اضافہ ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارفین کو اپنی قابل تصفیہ آمدنی میں تناؤ کا سامنا کرنا پڑا جبکہ وبائی مرض کے اثرات بھی دکھائی دیے۔۔۔

2020ء میں مجموعی دعوے 17.02 فیصد اضافے سے 118 ارب روپے ہو گئے۔ اس نمایاں اضافے کے اہم عامل دست برداری (سرنڈر) دعووں میں اضافہ تھا، جو اسی مدت کے دوران 13 ارب روپے کے اضافے سے 67 ارب روپے ہو گئے۔ مزید برآں، موت

کاری میں اضافے سے ظاہر ہے، جو 2020ء کے 150 ارب روپے سے بڑھ کر 984 ارب روپے ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی، اس شعبے نے ایکویٹی اور میوچل فنڈز میں اپنی سرمایہ کاری کو 40 ارب روپے کے اضافے سے 221 ارب روپے کر دیا جبکہ اس کی اماتیں 33 ارب روپے کی کمی سے گھٹ کر 73 ارب روپے رہ گئیں۔ مارچ 2020ء میں ملک گیر لاک ڈاؤن کے نفاذ کے فوراً بعد پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں نمایاں کمی سے استفادے کے لیے حیاتی بیمہ کمپنیاں میعاد الامتوں سے منتقل ہو کر ایکویٹی اور میوچل فنڈز کی طرف بڑھ گئیں۔ یہ سرمایہ کاری کی حکمت عملی تیار کرنے کا بھی اشارہ ہو سکتا ہے کیونکہ بیمہ کارپس شرح سود کے ماحول میں اپنے موجودہ جزدان سے بہتر نفع آوری چاہتے تھے (چارٹ 5.3.1)۔

چارٹ 5.3.1: حیاتی شعبے میں سرمایہ کاریاں اور املاک



Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

مجموعی طور پر، 31 دسمبر 2020ء تک حیاتی بیمہ شعبے کے لیے کل سرمایہ کاری 13.72 فیصد اضافے سے 1302 ارب روپے ہو گئی۔

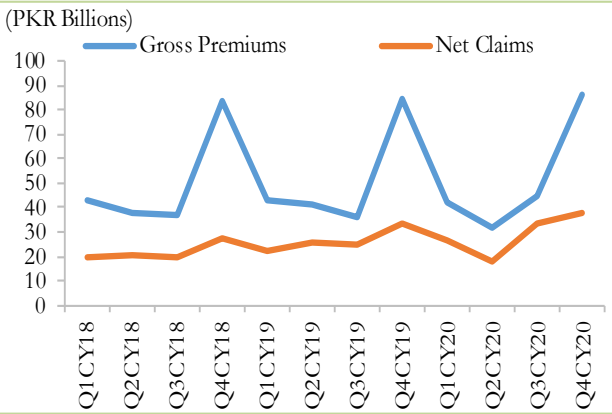
لہذا، دوران مدت اس شعبے کے اثاثہ جات کو 13.58 فیصد اضافے سے 1563 ارب روپے تک پہنچانے میں مدد ملی۔

گروپ پریم حیاتی پریم میں نمو کے اہم عامل تھے۔۔۔

کووڈ 19 کے آغاز کے باوجود، 2020ء میں حیاتی بیمہ شعبے کے لیے مجموعی پریم 2.94 فیصد (6 ارب روپے) نمو سے 201 ارب روپے تک پہنچنے میں کامیاب رہے۔ تفصیلی تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ گروپ پریم میں اضافے کی وجہ سے تحریک ملی، جو 2020ء میں 5 ارب روپے سے بڑھ کر 26 ارب روپے ہو گیا۔ گروپ پریم میں یہ 25.59 فیصد سال بسال اضافہ سرکاری حیاتی بیمہ کمپنی کی طرف سے قومی صحت بیمہ پروگرام اور خیبر پختونخوا کے صحت سہولت پروگرام میں کمی گئی توسیع کی وجہ سے ہوا ہے۔

روایتی پریمیم میں روایتی طور پر ہر سال کی چوتھی سہ ماہی میں نمایاں اضافہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ جزوی اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ ایجنٹ ہر سال کی آخری سہ ماہی میں تجدیدی پریمیم حاصل کرتے ہیں جب اگلے سال کے پریمیم واجب الادا ہو جاتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر پالیسیوں کے سال کا اختتام آخری سہ ماہی میں ہوتا ہے جیسا کہ ہر سال کی پہلی سال میں نمودار چوتھی سہ ماہی میں تجدیدی پریمیم میں اضافے سے ایجنٹوں کی جانب سے ممکنہ اور موجودہ کلائنٹس تک فروخت میں اضافے کی تحریک کا پتا چلتا ہے۔ 2020ء میں تقسیم کاری ذرائع، دوسری سہ ماہی اور تیسری سہ ماہی کے دوران لاک ڈاؤن کے نفاذ کی وجہ سے خردہ کلائنٹس تک پہنچنے سے قاصر تھے۔ تاہم، فروخت کنندگان چوتھی سہ ماہی کے دوران مثبت بحالی میں کامیاب رہے کیونکہ لاک ڈاؤن ہٹا دیا گیا تھا۔

چارٹ 5.3.4: حیاتی بیمہ کاروں کے مجموعی پریمیم اور خالص دعویوں میں سہ ماہی تبدیلی

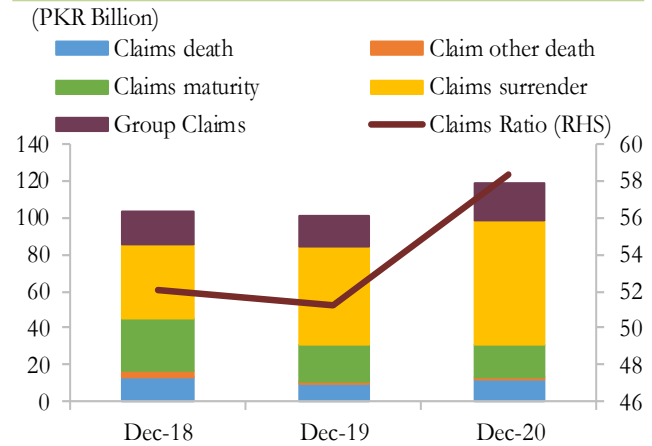


Source: Insurance Association of Pakistan (IAP) data

خالص دعویوں کے سہ ماہی تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ عام طور پر ہر سال کی چوتھی سہ ماہی میں دعویوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم، 2020ء کے دوران، پہلے دوسری سہ ماہی میں خالص دعویوں میں کمی دکھائی دی اور پھر تیسری سہ ماہی میں نسبتاً تیزی سے اضافہ شروع ہوا، جس کے بعد چوتھی سہ ماہی میں مزید بتدریج اضافہ ہوا۔ یہ رجحان بالترتیب دوسری سہ ماہی اور تیسری سہ ماہی میں لاک ڈاؤن کے نفاذ اور اسے ہٹانے سے ہم آہنگ ہے۔ اس کی جزوی وجہ یہ حقیقت بھی ہو سکتی ہے کہ، عام طور پر، گھرانوں نے ممکنہ طور پر تیسری سہ ماہی تک اپنی قابل تصفیہ آمدنی پر دباؤ محسوس نہیں کیا تھا، جس کی وجہ سے ان گھرانوں نے اس وقت تک اپنی پچتیس استعمال کیں (نتیجے میں یونٹ سے منسلک مصنوعات اور قلیل مدتی سرمایہ کاری سے متعلق دست برداری دعویوں میں اضافہ ہوا)۔ اس کے علاوہ، مارچ 2020ء کے آخر میں اچانک پہلا لاک ڈاؤن لگنے کی وجہ سے، کچھ دعویوں کے کیسز کی رپورٹنگ / پروسیسنگ میں اگلی سہ ماہی تک تاخیر ہو گئی۔ تاہم، چوتھی سہ ماہی میں پالیسی حاملین کو ادائیگیوں میں مسلسل اضافہ کووڈ سے متعلق دعویوں (موت اور

کے دعویے 23.07 فیصد (یا 2 ارب روپے) کے اضافے سے 12 ارب روپے ہو گئے، جن کا براہ راست تعلق کووڈ سے متعلقہ اموات سے ہو سکتا ہے (چارٹ 5.3.3)۔

چارٹ 5.3.3: حیاتی شعبے کے لیے مجموعی دعویے



Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

دست برداری دعویوں میں اضافے کے ساتھ نئی انفرادی پالیسیوں کی فروخت میں تخفیف اس امکان کی نشاندہی کرتی ہے کہ پالیسی حاملین کو قابل تصفیہ آمدنی میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے انہوں نے نئی پالیسیاں نہیں خریدیں یا موجودہ پالیسیاں سرنڈر کر دیں۔ کووڈ 19 کے سماجی اقتصادی اثرات کا جائزہ لینے کے پاکستان دفتر شریات کے سروے کے نتائج سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ کووڈ 19 کی وجہ سے بہت سے گھرانوں کی آمدنی میں کمی واقع ہوئی ہے۔

فی الحال، دعویوں میں اضافہ بیمہ کاروں کی جانب سے متعین کردہ موت کی شرح میں کمی پیشی کو برداشت کرنے کی سطح کے اندر ہے۔ تاہم، کووڈ 19 صحت کے لیے خاصا تباہ کن سمجھا جاسکتا ہے، جو پاکستان میں شرح اموات میں بہتری کے رجحان کو چند برسوں کے لیے پلٹ سکتا ہے۔ اس کے باعث اگلے چند برسوں میں دعویوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، جو حیاتی بیمہ کاروں کے ذمہ نویسی کے نتائج کو بگاڑ سکتا ہے۔

سہ ماہی بہ سہ ماہی تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ وبائی مرض نے حیاتی پریمیم اور دعویوں کی نمو کی راہ کو متاثر کیا ہے۔۔۔

گذشتہ برسوں کا سہ ماہی بہ سہ ماہی تجزیہ حیاتی بیمہ شعبے کے لیے مجموعی پریمیم اور خالص دعویوں میں موسمی نوعیت کے عناصر کی نشاندہی کرتا ہے۔ 2020ء کے اعداد و شمار کے تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ موسمی نوعیت کا یہ نمونہ متاثر ہوا ہے، جسے وبائی مرض سے منسوب کیا جاسکتا ہے (چارٹ 5.3.4)۔

بصورت دیگر) کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان حرکیات کے نتیجے میں 2020ء کے آخر میں دعووں کے تناسب میں زبردست اضافہ ہوا۔

سرمایہ کاری آمدنی میں متاثر کن نمو کی وجہ سے حیاتی شعبے کے منافع قبل از ٹیکس میں اضافہ ہو گیا۔۔۔

دعووں کے بڑھتے ہوئے تناسب کے باوجود، 31 دسمبر 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے سرمایہ کاری آمدنی میں متاثر کن نمو کی وجہ سے حیاتی بیمہ شعبے کا منافع (منافع بعد از ٹیکس) 62.64 فیصد اضافے سے 9 ارب روپے ہو گیا۔ یہ قبل ازیں مذکور مجموعی سرمایہ کاری اور املاک میں نمایاں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔ پالیسی ریٹ میں کمی کے باوجود، 2020ء میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری میں 18.01 فیصد اضافے کی وجہ سے مجموعی سرمایہ کاری آمدنی میں اضافے کا بنیادی محرک سرکاری تمسکات سے ہونے والی سرمایہ کاری آمدنی تھی۔

فروخت اور دعووں پر دباؤ کے باوجود، حیاتی شعبے نے ایکویٹی پر منافع (آر او ای) میں بہتری درج کی کیونکہ انتظامی اخراجات میں کمی کی گئی تھی۔۔۔

نتیجاً، حیاتی شعبے نے ایکویٹی پر منافع (آر او ای) میں بہتری دکھائی کیونکہ انتظامی اخراجات کا تناسب بھی نیچے چلا گیا۔ یہ کارکردگی جزوی طور پر سرکاری حیاتی بیمہ کار کی تجدیدی اخراجات کے تناسب کو روکنے کی کوششوں کی وجہ سے تھی۔ مزید برآں، شعبے کے لیوراج (یعنی کل اثاثوں کے تناسب سے واجبات) میں قدرے اضافہ ہوا جس نے ایکویٹی پر منافع کو بھی ترغیب دی۔ (جدول 5.3.1)

جدول 5.3.1: حیاتی بیمے کی اصابت

	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء
دعووں کا تناسب	52.1	51.3	58.3
ایکویٹی اثاثے	2.0	2.0	1.70
اخراجات کا تناسب	26.6	25.8	22.2
ایکویٹی پر منافع	41.3	31.3	45.3

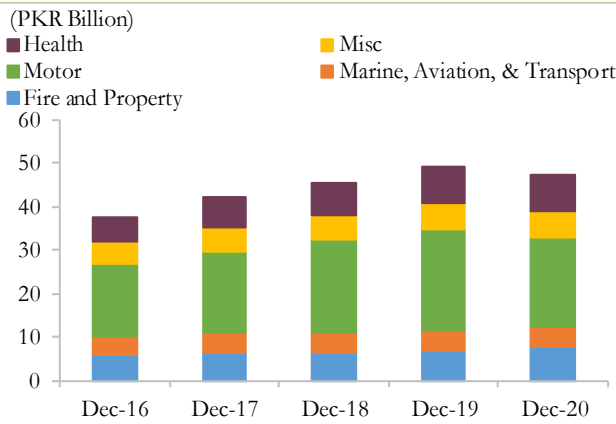
ماخذ: بیمہ کاروں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ کھاتے اور آئی اے پی ڈیٹا

وبائی مرض کے نتیجے میں غیر حیاتی شعبے کے پریمیم اور دعووں میں کمی آئی۔۔۔

لاک ڈاؤن کے نفاذ کی وجہ سے، غیر حیاتی شعبے کے لیے خالص پریمیم میں کسی قدر کمی آئی یعنی 31 دسمبر 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے 2 ارب روپے کی کمی سے 47 ارب روپے رہ گئے، جس کی بنیادی وجہ گاڑیوں کے پریمیم میں کمی تھی۔

لاک ڈاؤن اور اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے، گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت دونوں میں سست روی آئی تھی، اور بلند قیمت کی حامل گاڑیوں کے پست درآمدی حجم کے نتیجے میں گاڑیوں کے پریمیم کوریج کی طلب کم رہی۔ اسی طرح، گاڑیوں کے پریمیم 2019ء میں 24 ارب روپے سے گھٹ کر 2020ء میں 21 ارب روپے رہ گئے (12.10 فیصد سال بسال کمی)۔ جو مجموعی خالص پریمیم میں کمی کا بنیادی محرک ہے۔ مزید برآں، اقتصادی سست روی کے نتیجے میں تجارتی سرگرمیاں کم ہوئیں اور تیل اور اجناس کی قیمتوں میں زبردست تنزیل آئی، جس نے میرین، ایوی ایشن اور ٹرانسپورٹ جزدان کو متاثر کیا۔ (چارٹ 5.3.5)

چارٹ 5.3.5: غیر حیاتی شعبے کے لیے خالص پریمیم



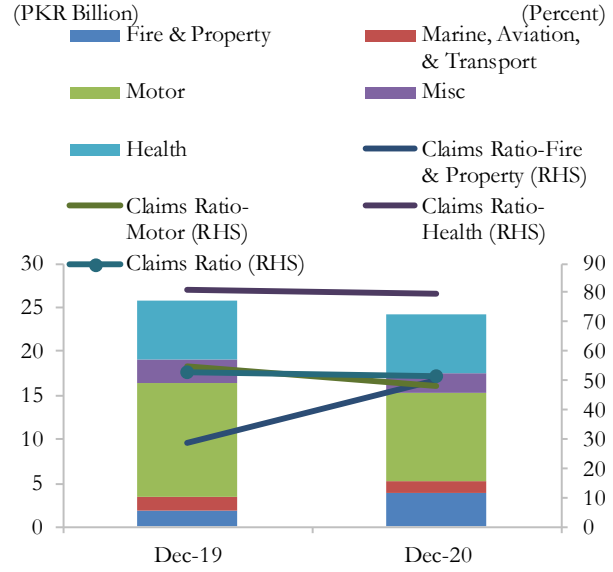
Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

غیر متوقع طور پر، 2020ء کے دوران آگ اور املاک کے پریمیم میں سال بسال 15.90 فیصد (ایک ارب روپے) کا اضافہ درج کیا گیا، جس نے خالص پریمیم میں کمی کو کسی حد تک زائل کیا۔ مزید برآں، صحت کے پریمیم 2.56 فیصد نمو سے 8 ارب روپے ہو گئے کیونکہ اداروں نے دوران سال کووڈ 19 کی طبی لاگت کے اثرات سے متعلق کوریج حاصل کی۔

2020ء کے دوران خالص دعوے 24 ارب روپے ہو گئے جس کی وجہ گاڑیوں کے دعووں میں نمایاں کمی تھی، جو 3 ارب روپے کی کمی سے 10 ارب روپے رہ گئے تھے۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، گاڑیوں کے زمرے کے لیے ذمہ نویسی کاروبار میں کمی آئی، جس کی وجہ سے گاڑیوں کے دعوے گھٹ گئے۔ مزید برآں، نقل و حرکت کی پابندیوں کے نفاذ کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک کم رہی جس کے نتیجے میں ٹریفک حادثات کم ہوئے، جو دعووں میں کمی کی وجہ ہو سکتے ہیں۔ تاہم، 2020ء کے دوران آگ اور املاک کے دعووں میں 102.06 فیصد کا زبردست اضافہ ہوا اور وہ بڑھ کر 4 ارب روپے ہو گئے، اس کی ایک وجہ اگست 2020ء میں کراچی اور دیگر علاقوں میں طوفانی بارشوں اور سیلاب سے

ہونے والے نقصانات ہیں، تاہم، ان دعووں کی مقدار نسبتاً کم ہے۔ البتہ، 2020ء کے دوران صحت کے دعوے، 7 ارب روپے پر مستحکم رہے۔ (چارٹ 5.3.6)

چارٹ 5.3.6: خالص دعوے اور دعووں کی شرح

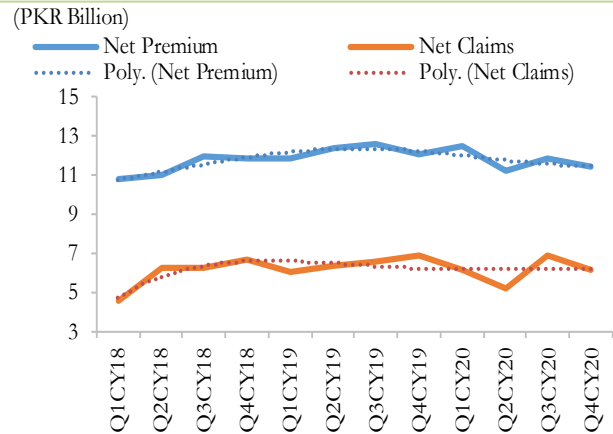


Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

سہ ماہی تجزیہ اس کمی کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے بعد دوسری سہ ماہی اور تیسری سہ ماہی میں بالترتیب غیر حیاتی شعبے کے لیے خالص دعووں میں اضافہ ہوا۔۔۔

سہ ماہی تجزیہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ غیر حیاتی شعبے کے لیے خالص پریمیم اور خالص دعوے سہ ماہی کے دوران ایک نمونے کی پیروی کرتے ہیں جس میں خالص دعووں میں عام طور پر ہر سال کی چوتھی سہ ماہی میں معمولی اضافہ دکھائی دیتا ہے۔ (چارٹ 5.3.7)

چارٹ 5.3.7: غیر حیاتی بیمہ کاروں کے مجموعی پریمیم اور خالص دعووں میں سہ ماہی تبدیلی



Source: Insurance Association of Pakistan (IAP) data

تاہم، 2020ء کے دوران - حیاتی بیمے کے شعبے کے خالص دعووں کی طرح - غیر حیاتی بیمہ شعبے کے خالص دعووں میں 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں ہونے والے اضافے سے قبل دوسری سہ ماہی میں کمی دیکھی گئی۔ یہاں مماثلت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ 2020ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران ایک بار پھر کمی دکھائی دی۔ اس اتار چڑھاؤ کی وجہ پہلی سہ ماہی کے اختتام پر لاک ڈاؤن کا نفاذ ہو سکتا ہے، جس کے نتیجے میں اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی آئی (عالمی اور مقامی دونوں سطحوں پر) اور نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ نقل و حرکت پر پابندیوں کے نتیجے میں گاڑیوں کے دعووں میں کمی آئی کیونکہ دوسری سہ ماہی کے دوران ذمہ نوبی کے کاروبار میں کمی آئی تھی اور سڑک پر ٹریفک کی مقدار کم رہی تھی۔ تاہم، تیسری سہ ماہی کے دوران لاک ڈاؤن کو ختم کرنے (جس کی وجہ سے اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا) اور سندھ میں شہری سیلاب کی وجہ سے خالص دعووں کی مقدار میں اضافہ ہوا (بالخصوص آگ اور املاک کے زمرے میں)۔ چوتھی سہ ماہی میں، صوبائی حکومتوں نے ایک بار پھر ملک کے بعض حصوں میں لاک ڈاؤن نافذ کیا جس کے نتیجے میں خالص دعووں میں ایک بار پھر کمی آئی۔

ذمہ نویسی کے نتائج میں معمولی کمی آئی۔۔۔

پریمیم اور دعووں کے بہاؤ میں تبدیلیوں کے پس منظر میں، 2020ء کے اختتام پر مجموعی دعووں کا تناسب کم ہو کر 51.37 فیصد رہ گیا جبکہ 2019ء میں یہ 52.59 فیصد تھا۔ زمرے کے لحاظ سے، 2020ء میں آگ اور املاک کے دعووں کا تناسب بڑھ کر 50.16 فیصد ہو گیا جبکہ 2019ء میں 28.77 فیصد تھا؛ جبکہ گاڑیوں کے دعووں کا تناسب 2019ء کے 54.97 فیصد سے کم ہو کر 2020ء میں 48.07 فیصد رہ گیا (چارٹ 5.3.6)۔

نتیجتاً، 2020ء میں غیر حیاتی بیمہ شعبے کے لیے ذمہ نوبی کے نتائج (یعنی پریمیم آمدنی منہا دعووں کی لاگتیں اور اخراجات) کم ہو کر 4.0 ارب روپے ہو گئے جبکہ 2019ء میں 4.3 ارب روپے تھے، کیونکہ مغلوب خالص پریمیم پر بھی کمیشن اخراجات میں اضافے سے بوجھ بڑا جو 12.78 فیصد اضافے سے 4 ارب روپے ہو گئے۔

غیر حیاتی بیمہ کاروں نے پست شرح سود کے ماحول اور بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر اپنے سرمایہ کاری جزدانوں میں ردوبدل کی۔۔۔ زیر جائزہ سال کے دوران غیر حیاتی بیمہ کاروں کی بیلنس شیٹ کی اساس 10.74 فیصد اضافے سے 232 ارب روپے ہو گئی۔ سرمایہ کاری اور املاک، جو کہ غیر حیاتی بیمہ کاروں کی اثاثہ جاتی اساس کا اہم حصہ ہیں، 7 ارب روپے (6.67 فیصد مجموعی نمو) کے اضافے سے 119 ارب روپے ہو گئیں۔ غیر یقینی اور پست شرح سود کے ماحول کے باعث، غیر حیاتی بیمہ کاروں نے نفع آوری کو بنیادی خطرات اور سیالیت کی ضروریات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے اپنے سرمایہ کاری کے جزدان کو دوبارہ ترتیب دیا۔ سال کے دوران

اور کچھ ایکویٹی سرمایہ کاریوں پر منقسم آمدنی میں سست روی کی وجہ سے سرمایہ کاری آمدنی کا امکان کم ہو گیا تھا کیونکہ دوران سال سرمایہ کار فرمز کی تقسیم میں سستی آئی تھی۔

انہوں نے معیادی امانتوں (جو پست منافع کی حامل ہیں) میں اپنی سرمایہ کاری کو 1.43 ارب روپے تک کم کر دیا، جبکہ ایکویٹیز (2 ارب روپے کا اضافہ)

غیر حیاتی شعبے کے کلیدی مالی اظہاریوں نے مستحکم کارکردگی دکھائی۔۔۔

اگرچہ 2020ء کے دوران دعووں کا تناسب قدرے کم ہوا، تاہم سال کے دوران مجموعی مشترکہ تناسب¹⁷⁴ میں قدرے اضافہ ہوا۔ یہ معمولی اضافہ کمیشن کے اخراجات بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔ تاہم، ضروری نہیں کہ مشترکہ تناسب میں یہ اضافہ کوئی تشویش ناک رجحان ہو کیونکہ یہ شعبے میں بڑھتی ہوئی مسابقت کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، غیر حیاتی بیمہ کاروں کے لیے ان کے ذمہ نویسی کاروبار میں اب بھی کافی مواقع دستیاب ہیں (جدول 5.3.2)۔

جدول 5.3.2: غیر حیاتی بیمے کی اصابات

	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء*
سرمایہ اثاثے	12.6	12.6	11.8	11.0
دعووں کا تناسب	51.4	52.0	52.6	51.4
مشترکہ تناسب	89.1	88.6	91.0	91.3
پر بیمہ برقرار رہنا	55.1	54.4	54.0	50.4
اثاثوں پر منافع	6.7	6.5	6.6	6.0

ماخذ: بیمہ کاروں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ کھاتے اور آئی اے پی ڈیٹا

* تخمینہ شدہ اعداد و شمار

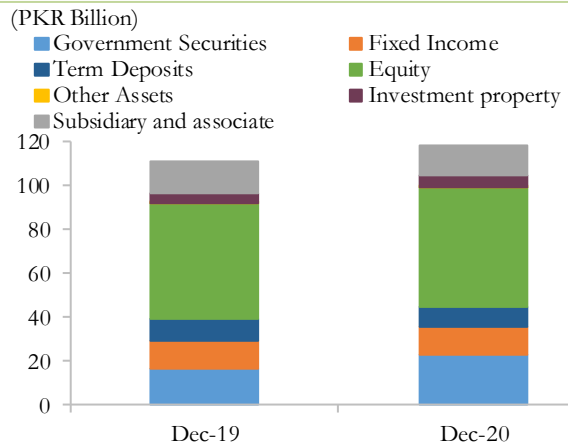
2020ء کے دوران اصابات کے دیگر اشاریے قدرے ابتر ہوئے ہیں، تاہم اب بھی زیادہ تشویش کا باعث نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر، پر بیمہ برقرار رکھنے کا تناسب کم ہوا کیونکہ ایک اہم غیر حیاتی بیمہ کار نے پہلی بار پی آئی اے کے فلیٹ کے کاروبار کی ذمہ نویسی انجام دی جس کے نتیجے میں میرین، ایوی ایشن اور ٹرانسپورٹ زمرے کے مجموعی پر بیمہ میں 67.57 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ اس مخصوص بیمہ کار کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ اس کے پر بیمہ کار ایک اہم حصہ (یعنی نو بیمہ کاروں / بیمہ کاروں کو کاروبار فراہم کرنا) سونپ دیا جائے، جس کے نتیجے میں اس کے خالص پر بیمہ میں اتنی نمایاں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔

حالانکہ، کچھ بیمہ کار مالی طور پر کمزور ہیں، جو اس شعبے میں نظامیاتی خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ تاہم، مجموعی غیر حیاتی شعبے کے مقابلے میں ان کے چھوٹے حجم (مجموعی اثاثوں کا تقریباً 1.77 فیصد) کے پیش نظر، وہ نمایاں خطرے کا موجب نہیں بنتے۔ اس کے علاوہ، ان میں سے زیادہ تر بیمہ کاروں کو ضابطہ کار کی جانب سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نئے بیمہ معاہدوں میں داخل ہونے سے باز رہیں، اس طرح خالص پر بیمہ میں ان کا حصہ محدود

دعوے کی لاگت اور آپریٹنگ اخراجات دونوں کو کمائے گئے پر بیمہ کے فیصد کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

اور حکومتی تسکات (6 ارب روپے کا اضافہ) کے لیے اپنی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا۔ (چارٹ 5.3.8)۔ ایکویٹیز، جن کا سرمایہ کاری کے جزدان میں معمولی حصہ ہوتا ہے، 2020ء کے دوران برائے نام کمی سے 46.27 ہو گئیں، جبکہ 2019ء کے دوران یہ 47.36 تھیں، تاہم اب بھی سرمایہ کاریوں میں اہم حصے کی حامل ہیں، ان کے بعد سرکاری تسکات آتی ہیں، جو 2020ء میں 15.07 فیصد نمونے سے 19.13 فیصد ہو گئی ہیں۔

چارٹ 5.3.8: غیر حیاتی شعبے میں سرمایہ کاریاں اور املاک



Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

مجموعی سرمایہ کاری اور املاک میں اضافے کے علاوہ، بیمہ / نو بیمہ واجبات اور قبل از ادا بیگیوں نے غیر حیاتی شعبے کے مجموعی اثاثوں کی نمونے میں حصہ لیا۔ 2020ء کے اختتام پر اول الذکر 6 ارب روپے (25.04 فیصد اضافہ) اضافے سے 31 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ مؤخر الذکر 5 ارب روپے (26.61 فیصد اضافہ) سے 24 ارب روپے ہو گیا۔

اگرچہ بیمہ / نو بیمہ واجبات مستقبل کے ممکنہ نقد بہاؤ کی نمائندگی کرتے ہیں، تاہم، وبائی بیماری جتنی دیر تک رہتی ہے (آئندہ غیر یقینی صورت حال نیز معاشی سست روی) ان واجبات کے انفیکشن میں اضافے کے خطرات اتنے ہی زیادہ ہوں گے۔

سرمایہ کاری میں ردوبدل کے ساتھ، غیر حیاتی بیمہ کار اپنی سرمایہ کاری آمدنی میں قدرے اضافہ کرنے میں کامیاب رہے حالانکہ کلی مالی ماحول دشوار رہا۔۔۔

2020ء کے دوران سرمایہ کاری آمدنی قدرے بڑھ کر 0.4 ارب روپے (4.91 فیصد) اضافے سے 8 ارب روپے ہو گئی، حالانکہ پالیسی ریٹ میں 625 بیس پوائنٹس کی کمی

¹⁷⁴ دعوے کے تناسب کا مطلب ہے کمائے گئے پر بیمہ کے فیصد کے طور پر دعووں کی لاگت، جبکہ مشترکہ تناسب

2020ء کے دوران فیملی تکافل زمرے کے لیے خالص اقساط 2 ارب روپے (8.09 فیصد) کا اضافے سے 28 ارب روپے ہو گئیں، جس کی وجہ ڈبلیو ٹی اوز کے لیے تجدیدی اقساط میں نمایاں اضافہ تھا۔ یہ ڈبلیو ٹی اوز کی بڑھتی ہوئی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

سال کے دوران خالص دعووں کے تناسب میں مزید اضافہ ---

2020ء کے دوران ڈبلیو ٹی اوز کے لیے خالص دعووں میں اضافے کی وجہ سے فیملی تکافل زمرے کے خالص دعوے، 2 ارب روپے اضافے سے بڑھ کر 10 ارب روپے ہو گئے۔ اسی طرح، 2020ء میں تکافل زمرے کے دعووں کا تناسب بڑھ کر 35.02 فیصد ہو گیا جبکہ 2019ء میں یہ 29.98 فیصد تھا۔

ڈبلیو ٹی اوز اور ڈی ٹی اوز دونوں نے فیملی تکافل زمرے کی اثاثہ جاتی اساس کو بڑھانے میں مدد کی ---

2020ء میں، ڈبلیو ٹی اوز اور ڈی ٹی اوز دونوں میں مضبوط نمو کی وجہ سے، فیملی تکافل زمرے کی بیلنس شیٹ کی اساس 26.65 فیصد نمو سے بڑھ کر 75 ارب روپے ہو گئی۔

انفرادی بنیادوں پر، دو مکمل تکافل آپریٹرز، جو کہ زمرے کے تقریباً نصف اثاثوں کے حامل ہیں، نے 2020ء کے اختتام پر اپنی اثاثہ جاتی اساس 6 ارب روپے اضافے سے 37 ارب روپے کر دی۔ یہ نمو سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی جس میں 6 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ دیگر اثاثوں میں تخفیف ہوئی۔ نرم زری پالیسی ماحول میں، تکافل کمپنیوں نے اپنے اثاثوں اور سرمایہ کاری کے جزدانوں کو دوبارہ ترتیب دیا، یعنی پیشتر سرمایہ کاریوں کے لیے معین آمدنی تمسکات (6 ارب روپے کی کمی) اور میعاداتی امانتوں (4 ارب روپے کی کمی) میں کمی، اور میوچل فنڈز (13 ارب اضافہ) اور ایکویٹیز (13 ارب روپے کا اضافہ) کی سرمایہ کاریوں میں اضافہ کر دیا، جنہوں نے بالخصوص 2020ء کے آخر تک بلند منافع پیش کیا۔ (چارٹ 5.3.9)

پالیسی حاملین کے فنڈ میں، 2020ء کے دوران سال کے لیے محفوظ فاضل 4.82 فیصد اضافے سے 0.3 ارب روپے ہو گیا، جو کہ خالص تکافل کے فوائد اور دیگر اخراجات میں اضافے کا احاطہ کرتا ہے۔

فیملی تکافل کے منافع میں بہتری آئی کیونکہ فیس کی آمدنی نے نجلی سطح کی معاونت کی ---

دوسری جانب، 2020ء کے دوران حصص داروں کے فنڈ کے لیے منافع قبل از ٹیکس 0.2 ارب روپے اضافے سے 0.3 ارب روپے ہو گیا۔ اس کی بنیادی وجہ وکالہ فیس اور

کرنے اور ان کے چھوٹے حجم کی وجہ سے اتفاق طور پر، مالی نظام میں ان بیمہ کاروں کا کوئی ممکنہ متعدی اثر بہت کم ہو گا۔

مارکیٹ شیئر اور آمدنی کے لحاظ سے غیر حیاتی بیمہ شعبہ مرتکز رہا ---

تیس سے زائد غیر حیاتی بیمہ کاروں کی موجودگی کے باوجود، یہ شعبہ تین اہم بیمہ کاروں پر بہت زیادہ مرکوز ہے، جو 2020ء کے دوران اس شعبے کے کل اثاثہ جات کے نصف پر مشتمل ہیں اور اس کے مجموعی خالص پر بیمہ میں نصف حصے کے حامل ہیں۔ اسی طرح، پانچ اہم بیمہ کار مجموعی اثاثوں کے 70.29 فیصد حصے پر مشتمل ہیں اور وہ مجموعی خالص پر بیمہ کے 61.22 فیصد حصے کے حامل ہیں۔

اس میں سرکاری شعبے کا غیر حیاتی بیمہ کار شامل ہے، جو ملکی سطح پر ایک اہم بیمہ کار ہے؛ سرکاری غیر حیاتی بیمہ کمپنی کے لیے ضروری ہے کہ وہ حالیہ برسوں کے گوشوارے شائع کرے تاکہ مارکیٹ کے نظم و ضبط اور شفافیت کے ضمن میں اس کی مالی صحت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

حالیہ برسوں کے دوران تکافل زمرے میں توسیع ہوئی ہے ---

گذشتہ برسوں میں تکافل کا زمرہ ایک حوصلہ افزا شعبے اور شریعت سے ہم آہنگ کاروباری اداروں اور گھرانوں کی اولین پسند کے طور پر ابھرا ہے۔ فیملی تکافل اور جزل تکافل کے زمرے اب مجموعی حیاتی شعبے (بشمول فیملی تکافل) اور غیر حیاتی شعبے (بشمول جزل تکافل) کے لیے خالص پر بیمہ / خالص حصے میں بالترتیب 13.31 فیصد اور 13.52 فیصد مارکیٹ شیئر کے حامل ہیں۔ مارکیٹ کی ساخت کے لحاظ سے، پانچ وقف (یا مکمل) تکافل کمپنیاں ہیں۔ دو فیملی تکافل اور تین جزل تکافل کمپنیاں۔¹⁷⁵ اس کے علاوہ، اس زمرے میں تقریباً اکتیس (29) ونڈو تکافل آپریٹرز یا ڈبلیو ٹی اوز (یعنی رجسٹرڈ روایتی بیمہ کار جو تکافل قوانین کے تحت تکافل کے کاروبار کو روایتی بیمہ کاروبار کے علاوہ ونڈو آپریٹرز کے طور پر جاری رکھنے کے لیے مجاز ہیں) میں کام کرتے ہیں۔

فیملی تکافل نے آمدنی میں اضافہ درج کیا، جس میں بنیادی طور پر ڈبلیو ٹی اوز کا فرما تھے ---

فیملی تکافل زمرے میں دو وقف تکافل آپریٹرز (ڈی ٹی اوز) اور سات ونڈو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) شامل ہیں۔¹⁷⁶

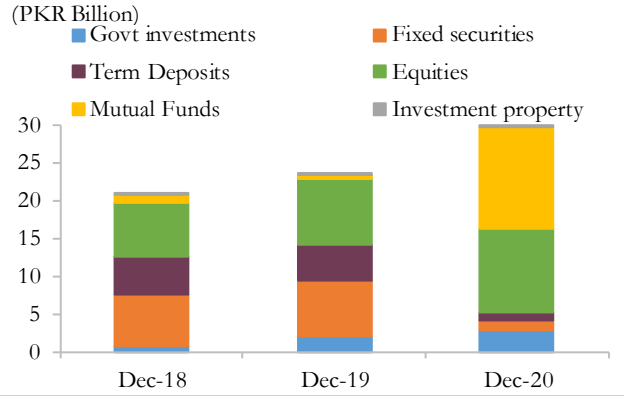
کوباتی ماندہ باب کے ساتھ ہم آہنگ رکھا جاسکے۔

¹⁷⁵ تاہم، ایک وقف جزل تکافل کمپنی کا نیا کاروبار بند ہے۔

¹⁷⁶ اس سیکشن میں دو مکمل فیملی تکافل کمپنیوں اور پانچ غیر حیاتی بیمہ کاروں کی ڈبلیو ٹی او کا احاطہ کیا گیا ہے تاکہ مالی تجزیہ

تکافل آپریٹرز فیس دونوں میں 0.1 ارب روپے کا اضافہ تھا۔ نتیجتاً، 2020ء میں ڈی ٹی اوز کے لیے ایکویٹی پر منافع 16.01 فیصد ہو گیا جبکہ 2019ء میں یہ 7.55 فیصد تھا۔

چارٹ 5.3.9: خصوصی فیملی تکافل آپریٹرز



Source: Unaudited/ audited accounts of DTOs

انفرادی بنیادوں پر، 2020ء میں دو مکمل تکافل کمپنیوں نے 27.77 فیصد اضافے سے اپنی اثاثہ جاتی اساس کو بڑھا کر 3.6 ارب روپے کر دیا ہے جبکہ 2019ء میں 2.8 ارب روپے تھی۔ یہ اضافہ دیگر کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری (0.3 ارب روپے کی)، مؤخر وکالہ فیس (0.2 ارب روپے کی)، اور نقد اور بینک (0.2 ارب روپے) کی وجہ سے ہوا۔

خالص اقساط نے وقف جنرل تکافل آپریٹرز کے ذمہ نویسی منافع میں حصہ ڈالا۔۔۔

گذشتہ سال کے دوران ذمہ نویسی میں خسارے کے بعد، ذیلی زمرے نے اپنے شرکا کے تکافل فنڈ (پی ٹی ایف) میں خالص اقساط کے محاصل میں نمایاں فوائد کے باعث 26 ملین روپے کا ذمہ نویسی منافع درج کیا۔

تاہم، 2020ء کے دوران انتظامی اخراجات اور کمیشن کے اخراجات میں بالترتیب 91 ملین روپے اور 66 ملین روپے کے اضافے کی وجہ سے، ذیلی زمرے کے حصص داروں کے فنڈ میں پست منافع (35 ملین روپے) درج کیا (2019ء: 44 ملین روپے)۔ نتیجتاً، 2020ء میں دو وقف جنرل تکافل آپریٹرز کے لیے ایکویٹی پر منافع کم ہو کر 4.09 فیصد ہو گیا جبکہ 2019ء میں 4.87 فیصد تھا۔

نو بیمہ کمپنی نے 2020ء میں صحت مند ذمہ نویسی منافع درج کیا۔۔۔

ملکی نو بیمہ کا شعبہ سرکاری غیر حیاتی نو بیمہ کارپر مشتمل ہے۔

مجموعی پریمیم میں سال بسال کمی کے باوجود، کمپنی نے ذمہ نویسی کے صحت مند نتائج درج کیے (مع 89.81 فیصد اضافہ)، جزوی طور پر دعووں کے تناسب میں کمی کی وجہ سے (جدول 5.3.3)۔

تاہم، 2020ء کے دوران ذمہ نویسی منافع، سرمایہ کاری اور کرایہ داری آمدنی میں صحت مند اضافے اور دعووں کے تناسب میں تخفیف بھی 9.91 فیصد کے قبل از ٹیکس میں کمی کو نہیں روک سکے کیونکہ دیگر آمدنی کی رقم گذشتہ برس کے مقابلے کم رہی۔ اتفاقاً طور پر، گذشتہ برس کی دیگر آمدنی کافی یک بارگی فوائد پر مشتمل تھی، جس نے اس سال کے منافع کو تقویت بخشی۔ اسی طرح، 2020ء کے دوران منافع میں کمی آپریٹنگ کارکردگی میں کمی کی عکاسی نہیں کر سکتی۔

ڈبلیو ٹی اوز کی وصولیوں میں سکتاؤ کی وجہ سے جنرل تکافل زمرے میں خالص اقساط میں کمی دیکھی گئی۔۔۔

2020ء کے دوران جنرل تکافل زمرے¹⁷⁷ کے لیے خالص اقساط کم ہو کر 6.6 ارب رہ گئیں جبکہ 2019ء میں 7.5 ارب روپے تھیں۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2020ء کے دوران جہاں مکمل جنرل تکافل کمپنیوں یا ڈی ٹی اوز کے لیے خالص اقساط میں 0.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا، وہیں ڈبلیو ٹی اوز کے لیے 1.5 ارب روپے تک کمی ہوئی۔ لہذا، ڈبلیو ٹی اوز کے لیے خالص اقساط میں کمی کے نتیجے میں اس زمرے کے لیے مجموعی طور پر کمی واقع ہوئی۔ دوسری جانب، ایک ڈی ٹی اوز کے لیے صحت کے دعووں میں اضافے (0.4 ارب روپے تک) کی وجہ سے 2020ء کے دوران اس زمرے کے لیے خالص دعوے 4.8 ارب روپے اضافے سے 5.2 ارب روپے ہو گئے ہیں۔

نتیجتاً، 2020ء میں جنرل تکافل زمرے کے دعووں کا تناسب نمایاں طور پر بڑھ کر 78.65 فیصد ہو گیا ہے جو 2019ء میں 63.66 فیصد تھا۔

جنرل تکافل زمرے میں ڈی ٹی اوز نے اپنے سرمایہ کاری جزدانوں کو بڑھایا ہے۔۔۔

ایک وقف جنرل تکافل کمپنی کے نئے کاروباری ادارے کے بند ہونے کے بعد، جنرل تکافل کے زمرے میں صرف دو وقف تکافل آپریٹرز فعال طور پر ذمہ نویسی کاروبار کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، تقریباً 22 بیہ کاروں کو ڈبلیو ٹی اوز کے طور پر تکافل کاروبار شروع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

177 اس سیکشن میں دو فعال مکمل جنرل تکافل کمپنیوں / وقف تکافل آپریٹرز اور دو نڈ تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) کا احاطہ کیا گیا ہے جو 24 غیر حیاتی بیہ کاروں میں سے ہیں تاکہ مالی تجربے کو باقی ماندہ باب سے ہم آہنگ رکھا جاسکے۔

177 اس سیکشن میں دو فعال مکمل جنرل تکافل کمپنیوں / وقف تکافل آپریٹرز اور دو نڈ تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) کا

شعبہ بیمہ اور بینکاری شعبے کے مابین براہ راست روابط بہت کم ہیں۔۔۔

ڈیلیوٹی اوز کے علاوہ، کچھ بیمہ کار دیگر بیمہ کاروں اور بینکوں کے ساتھ باہم مربوط ہیں۔ مذکورہ بیمہ کاروں کے تعلقات بینک کے معاون ہونے سے لے کر کسی اور بیمہ کار کے ذیلی ادارے ہونے، دوسرے مالی اداروں کے ساتھ ایک ہی مالی گروپ کا حصہ / ضم ہونے تک ہو سکتے ہیں۔

جدول 5.3.3: نو بیمہ کمپنی کا اسٹیٹسٹ

نمو	دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	دسمبر 17ء	
	ملین روپے				
ایکویٹی	10,242	9,829	9,408	10,506	4.2%
سرمایہ کاری	12,035	10,942	8,634	9,223	10.0%
مجموعی اثاثے	35,765	35,807	24,459	24,341	-0.1%
مجموعی پریمیم	16,896	17,655	10,734	8,036	-4.3%
خالص پریمیم	6,709	6,905	5,464	5,006	-2.8%
خالص دعوے	3,924	4,259	2,990	3,740	-7.9%
ذمہ نویسی نتائج	1,192	628	583	(677)	89.8%
منافع قبل از ٹیکس	1,972	2,189	1,730	2,876	-9.9%
	فیصد				
دعووں کا تناسب	58.49	61.68	54.72	74.71	

ماخذ: نو بیمہ کمپنی کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ کھاتے

نمایاں حصص (20 فیصد سے زیادہ حصص) ہیں۔ کم از کم دو غیر حیاتی بیمہ کار ایک دوسرے کے سرمایہ حصص (تقریباً 8 فیصد اور 14 فیصد) میں اہم حصص کے حامل ہیں۔

بیمہ فرمز کے سرمایہ حصص میں براہ راست ایکویٹی شرکت کے علاوہ، بینکوں نے 2020ء میں بیمہ شعبے کو 6 ارب روپے کی مالکاری فراہم کی ہے، جو بینکاری شعبے کے کل قرضوں کا صرف 0.06 فیصد بنتا ہے۔

بیمہ کے شعبے میں بینک کی ملکیت کے چھوٹے حجم اور اکتشاف کے پیش نظر، اس ذریعے کا متعدد خطرہ معمولی سمجھا جاسکتا ہے۔ تاہم، بہت سے بینک اور بیمہ کار ایک ہی مالی گروپوں سے تعلق رکھنے والے ادارے ہیں اور سہا کے مسائل کی وجہ سے متعدد خطرات کی منتقلی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ مزید برآں، گروپ کی مالی حیثیت کی مجموعی طور پر کوئی بھی کمزوری اسپانسرز کی محتاطیہ طور پر باضابطہ فرمز کی معاونت کی صلاحیت کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، ایک اخلاقی خطرہ موجود ہے کہ بینک قرضوں اور مالکاری پر ضمانت کے طور پر حاصل کردہ اثاثوں کا بیمہ کرتے وقت اپنی متعلقہ بیمہ فرمز کو ترجیح دیں۔ اگرچہ، ایسے معاملات میں، بینکوں کا بنیادی اکتشاف قرض گیروں پر ہوتا ہے اور وہی اکتشاف خاصا پھیل جاتا ہے؛ مزید برآں، بینکوں کو ان معاملات کو غیر جانبدار طور پر نمٹانے کی ضرورت ہے اور ارتکاز کے کسی بھی مسائل کو حل کرنے کے لیے ان کے پاس انتظام خطرہ کی مناسب پالیسیاں ہوں۔

مستقبل قریب میں ترقی اور کارکردگی کا انحصار وبائی مرض اور عمومی اقتصادی حالات پر ہوگا۔۔۔

ملکی ویکسی نیشن مہم کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال اور کووڈ 19 کی نئی اشکال کے ظہور کے پیش نظر، توقع ہے کہ اقتصادی سرگرمی (اور اس طرح، بیمہ کی نمو) وبائی مرض کی صورت حال اور احتیاطی تدابیر کی نوعیت پر منحصر رہے گی۔ چونکہ کووڈ 19 صحت کے لیے کافی تباہ کن ہے، لہذا مستقبل قریب میں، حیاتی بیمہ میں خالص دعووں کے بلند رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، وبائی مرض اور لاک ڈاؤن میں کسی بھی اضافے کے تناظر میں، بیمہ منڈیوں میں سختی متوقع ہے جس کے نتیجے میں پریمیم کی شرحیں بلند رہیں گی، بالخصوص غیر حیاتی شعبے میں۔ غیر حیاتی کے شعبے کے لیے مشترکہ تناسب میں اضافہ اس دعوے کی تصدیق کرتا ہے۔

بیمہ شعبے کے مابین اور دیگر شعبوں کے مابین روابط کا تفصیلی جائزہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کسی بھی حیاتی یا غیر حیاتی بیمہ کار کی بینک کے ذیلی ادارے کے طور پر درجہ بندی نہیں کی جاسکتی کیونکہ قانون کے تحت اس کی اجازت نہیں ہے۔ ماسوا ایک بینک (جس کی ایک حیاتی بیمہ کمپنی میں 18.50 فیصد حصص داری ہے)، بینکوں کے پاس حیاتی شعبے میں نمایاں حصص داری نہیں ہے۔ تاہم، تقریباً چھ بینکوں کے غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں میں حقیقی حصص (9 فیصد سے 30 فیصد) ہیں۔

جبکہ ایک حیاتی بیمہ کار اس سے منسلک غیر حیاتی بیمہ کار کا ذیلی ادارہ ہے، پانچ حیاتی بیمہ کار اپنی پیرنٹ کمپنیوں کے مالی گروپس (ان کے غیر حیاتی ہم منصبوں کے ساتھ) کے ذیلی ادارے / معاون ہیں۔ سرکاری حیاتی بیمہ کار بھی ایک غیر حیاتی نو بیمہ کار میں 24.41 فیصد حصص کا حامل ہے۔ دو غیر حیاتی بیمہ کاروں کے اپنے متعلقہ حیاتی بیمہ کاروں میں